سوال

(258)ایک عالم و مبلغ کی صف

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بدعت اور سنت کے موضوع پر بات کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ جب خطیب اس موضوع پر بات کرے گا تو لوگوں سے اختلاف پیدا ہوگا ۔ کیونکہ اکثر لوگ اہل بدعت ہیں سنتوں سے واقف نہیں، اس لیے ان سے جھگڑا ہوگا اور فتنہ پیدا ہوگا کیونکہ لوگ ان خطبوں کو اپنی خوہشات کے خلاف پا کر ان کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے ۔ تو کیا اس شخص کو فتنہ کھڑا کرنے والا کہا جا سکتا ہے جو عقیدہ کو بدعتوں سے پاک کر کے صحیح کرنا چاہتا ہے یا وہ شخص فتنہ کا باعث ہے، جو اللہ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایک مبلغ میں یہ صف ہونی چاہیے کہ اسے ان امور کا صحیح علم حاصل ہو جن کا وہ حکم دیتا ہے یا جن سے منع کرتا ہے ۔ اسے امر و نہی میں حکمت کا خیال رکھنا چاہیے ۔ اسے چاہیے کہ مصالح کا موازنہ کر کے راجح کو مرجوح پر فوقیت دے اور مفاسد میں غور کر کے بڑی خرابی کو دور کرن کے لیے چھوٹی خرابی کا ارتکاب کرے ۔ اسی طرح جب مصلحت اور خرابی باہم مقابل ہوں اور مصلحت راجح ہو تو اسے اختیار کرے اور اگر مفاسد کا امکان زیادہ ہو تو اسے ترک کر دے ۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ سنت بیان کرا اور اس کی تائید کرا اور بدعت بھی بیان کرے اور س کی تردید کرے لیکن یہ سب کام، حکمت اچھے طریقے سے نصیحت اور شائستگی سے بحث مباحثہ کے ذریعے ہونے چاہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ

''اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دیجئے حکمت و دانائی سے اور عمدہ نصیحت سے اور ان سے اس انداز سے بحث کیجئے جو بہترین ہو ۔''

اس طریقے پر عمل کرنے والے کو فتنہ برپا کرنے والا نہیں کہا جائے گا ۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہ وَصَحْبِہ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة، رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر : عبدالعزیز بن باز۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد دوم - صفحہ 298

محدث فتویٰ